نمبر ۱۱۳ | مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۹ مارچ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شمولیت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی جماعت کا امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

۱۸ مارچ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان صاحب اور ڈاکٹر عبد الغنی صاحب بسلسلہ کاروبار افریقہ تشریف لے گئے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ منشی محمد دین صاحب پنشنر واصلباقی نویس کھاریاں کا صاحبزادہ غلام احمد جو دیال سنگھ کالج لاہور کی ایف ایس سی کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ چند دن بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر ۱۸ مارچ لاہور میں وفات پا گیا۔ نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جنازہ پڑھایا۔ احباب اس نوجوان کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم سعید اور مخلص نوجوان تھا۔

سیلون میں ایک احمدی پر ظلم

قابل توجہ حکام علاقہ

جہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے نئے نئے علاقوں میں احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور سعید الفطرت طبائع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ وہاں ایسے علاقوں کے احمدیوں کو متعصب اور کینہ ور علماء کی طرف سے سخت تکالیف بھی پیش آ رہی ہیں۔ چنانچہ مولوی عبد اللہ صاحب مبلغ علاقہ سیلون لکھتے ہیں:۔

سیلون کولمبو سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر کالی تنیم ایک شہر ہے۔ جہاں مولویوں کا دیوبندی طرح کام کرتے ہے۔ وہاں کے ایک دوست ایک سال سے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ مخالفین ان کو مختلف اقسام کی تکالیف دیتے رہے۔ حتیٰ کہ اب ان کو وہاں سے نکال دیا ہے۔ اور ان کی بیوی کو جبراً علیحدہ کر کے اور مطلقہ قرار دے کر یہ فتوے دے دیا۔ کہ اسے خود بخود طلاق ہو چکی ہے۔ اس کے متعلق ڈپٹی کمشنر ضلع متعلقہ اور گورنر مدراس کو تار دیئے گئے ہیں۔ لیکن تا حال کوئی دادرسی نہیں ہوئی۔

ہم علاقہ کے ذمہ دار حکام کو اس ظلم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے انسداد کے لئے گزارش کرتے ہیں۔ بے شک احمدی کمزور اور قلیل التعداد ہیں۔ لیکن حکومت کا فرض ہے۔ کہ ان کی جان و مال۔ عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔ اور جو لوگ ان کے خلاف سزا کا ارتکاب کریں۔ ان کو قرار واقعی سزا دے

اخبار احمدیہ

ٹکٹ داخلہ مجلس مشاورت

نمائندگان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں کے لئے ممکن ہو۔ وہ کم سے کم اپنا ایک نمائندہ ۲۴ - مارچ کی شام تک قادیان بھیج دیں۔ تاکہ ان کو ان کی جماعت کے سب نمائندگان کے ٹکٹ دیدیئے جائیں۔ جن جماعتوں کے نمائندگان جمعہ کے دن دوپہر کی گاڑی سے پہونچیں گے۔ ان کی سہولت کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ان کو ٹکٹ داخلہ گاڑی کے پہونچتے ہی سٹیشن پر دیدیئے جائیں گے ؂ کانفرنس ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ کو منعقد ہوگی۔ پرائیوٹ سکرٹری قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امسال تحفہ گولڑویہ اور تذکرۃ الشہادتین۔ ہر دو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امتحان ہوگا۔ جو دوست ان کتابوں کا امتحان دینا چاہیں۔ وہ اپنے نام آخر اپریل ۱۹۳۲ء تک دفتر ہذا میں لکھوا دیں۔ اور امتحان کے لئے ان کتب کو ابھی سے پڑھنا شروع کر دیں۔ امتحان حسب دستور سابق آخر نومبر میں ہوگا ؂ ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

جٹنی ضلع لودھی میں ایک تبلیغی جلسہ

مورخہ ۷ مارچ انڈین اسٹی ٹیوشن جٹنی میں بصدارت جناب R.7 ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے فضیلت اسلام پر تقریر فرمائی اور بتایا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ اور اب بھی وہ کلام کرتا ہے جیسا کہ پہلے بولا کرتا تھا۔ لوگ خاصی تعداد میں جمع ہو گئے مولوی نور احمد صاحب انسپکٹر آف پولیس نے مولوی صاحب موصوف کی تقریر کا انگریزی میں ترجمہ کرکے انگریزی دان پبلک کو محظوظ کیا۔ خاکسار سید مرید احمد

ایک معزز احمدی کی بریت

مکرم و محترم جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب (ماموں حقیقی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب) امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ جو ایک سنگین مقدمہ فوجداری میں مبتلا تھے۔ خدا کے فضل و کرم سے عدالت جناب لالہ کنور بھان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مورخہ ۷ مارچ کو عزت کے ساتھ بری ہو گئے۔ چوہدری صاحب موصوف معہ اپنے متعلقین کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و جماعت احمدیہ کے احباب کے خاص طور پر ممنون ہیں۔ جن کی دعاؤں کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے یہ کامیابی ہوئی ؂

خاکسار فیض احمد پولا جھاراں ضلع سیالکوٹ ؂

کشمیر کانفرنس کے متعلق

وائسرائے ہند اور مہاراجہ بہادر کو تار

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حسب ذیل تار ہزایکسیلنسی وائسرائے ہند اور ہز ہائی نس مہاراجہ بہادر جموں کو ارسال کیا ہے :- کشمیر کانفرنس کی طرف ادب کے ساتھ آپ کی توجہ مبذول کرائی جاتی ہے جس کے لئے تجویز کردہ مسلمان نمائندے بہت تھوڑے ہونے کے علاوہ نہایت کمزور بھی ہیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ ان سے نمائندوں کے انتخاب کے متعلق کوئی مشورہ نہیں لیا گیا ؂

سر ظفر علی کی علیحدگی کے خلاف مسلمانان جموں کا جلسہ

(مسلم ایسوسی ایشن کا تار)

جموں ۱۸ - مارچ۔ مسلمانان جموں کے ایک جلسہ میں حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی ؂

مسلمانان جموں کا یہ جلسہ سر مرزا ظفر علی کو ملازمت سے سبکدوش کر دینے پر ریاست کے خلاف باتفاق پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور ان کی بجائے ہوم منسٹر کے عہدہ پر شیخ عبدالقیوم کے تقرر کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ شیخ صاحب اپنی ملازمت کے دوران میں ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف کوشش کرتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ جلسہ شیخ صاحب پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس امر کا مطالبہ کرتا ہے۔ کہ سر ظفر علی کو دوبارہ اس عہدہ پر مقرر کیا جائے۔ یا اس منصب کے لئے بیرون ریاست سے کسی قابل مسلمان کا تقرر عمل میں لایا جائے ؂

نغمۂ مہجور

کشتِ دِل میں تخمِ اُلفت بو رہا ہے خُوبرُو
اس کے ہاتھوں، نقشِ فطرت جلوہ گاہِ حُسن ہے
حُسن کو دیکھا کیا۔ پھُولوں کو مَیں سُونگھا کیا
جستجوئے ذاتِ وحدت سُوئے صحرا لے چلی
ہُوں تلاشِ یار میں۔ دِیوانہ مت سمجھو مجھے
مدتوں تڑپا کیا۔ اور بارہا سجدے کئے
دشتِ غُربت میں گیا تو خود وُہ یوں گویا ہُوئے
تشنگی بجھ جائے گی۔ جاتے رہیں گے ہم و غم
منزلِ محبوب کا رستہ ہے خاموش پُر خطر

سُن رہا ہُوں اُس کا نغمہ گو نہیں وُہ رُوبرُو
گا رہی ہیں جس فضا میں بلبلانِ خوش گلُو۔
پر کہاں مطلوب میرا۔ اور کہاں یہ رنگ و بُو
ہم صفیرانِ چمن تُم کو مُبارک ہاؤ ہُو
مَیں عبث پھرتا نہیں ہُوں اس جہاں میں کُو بکُو
زاریاں بھی کر چکا۔ پُوری نہ کی پر آرزُو۔
اِمتحاں منظُور تھا۔ بس ہو گئے تم سُرخرُو
کلفتیں مٹ جائیں گی سُنتے ہی اس کی گفتگو
بن چلے اُس پر نہیں رہتی جہاں میں آبرُو

خاکسار اللہ دِتا جالندھری از حیفا فلسطین۔

درخواست ہائے دُعا

۱ - ایک ہفتہ سے میری اہلخانہ بیمار ہیں۔ پہلے بخار کی شکایت ہوئی خیال ہوا کہ ملیریا ہے۔ اسی مرض کے ساتھ گلے میں درد کی شکایت پیدا ہوئی ہے گلے میں ایک بے چین کر دینے والا اور دوسروں کو بے ساختہ رُلا دینے والا درد ہے۔ ابھی تک تشخیص مرض تک میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ کیا مرض ہے۔ مگر ہے کوئی سخت ترین مرض اور نہایت تکلیف دہ احمدی بزرگوں سے درخواست ہے۔ کہ وُہ اپنے خاص اوقات میں خاص طور پر دعا فرما کر خاکسار کو ممنون فرمائیں۔ مریضہ کی حالت دیکھی نہیں جاتی ؂ خاکسار محمد عثمان احمدی از لکھنؤ ؂ ۲ - میرے ایک عزیز مسمی عصمت اللہ صاحب کو دماغی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبدالسمیع سکرٹری انجمن احمدیہ امروہہ ؂ ۳ - میرے والد مستری محمد موسیٰ صاحب چند دنوں سے بیمار ہیں۔ تمام بھائی ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالمجید نیلہ گنبد لاہور

۴ - میری اہلیہ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت دے۔ خاکسار غلام قادر شرقی سکرٹری انجمن احمدیہ جگلور۔ ۵ - خاکسار کی اہلیہ مرحومہ امۃ العزیز بیگم کی افسوسناک وفات کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مرحومہ نے پانچ ماہ کا بچہ جس کا نام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لئیق احمد رکھا ہے۔ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احمدی بزرگوں کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحومہ کے لواحقین اور بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد بی۔ اے سینیر انگلش ماسٹر خانیوال ؂ ۶ - میرے لڑکے غلام احمد نے امتحان ضلعدار نہر کا دیا ہے۔ احباب اسکی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد شفیع قریشی سب اوورسیر از میانوالی ؂

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ مسماۃ ہاجرہ بی بی کا نکاح چوہدری عاشق محمد خاں پسر منشی محمد نواب خان عرضی نویس لودھراں سے بعوض تین صد حق مہر قرار پایا ہے۔ نیز منشی محمد نواب صاحب نے میری نسبت اپنی عزیزہ وزیر بی بی سے کر دی ہے جو حق مہر تین سو کے ساتھ یہ بھی شرط ہے۔ کہ میں اپنی رہائش لودھراں میں رکھونگا۔ خاکسار غلام احمد وکیمی نیٹر مظفر گڑھ ؂

ولادت

۱ - خاکسار کے گھر لڑکی تولد ہوئی ہے احباب جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو درازی عمر اور سعادت دارین عطا کرے۔ خاکسار کالے خان از سرنا پار۔ پوری ؂ ۲ - مورخہ ۱۶ مارچ میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک اور والدین کے لئے موجب راحت بنائے [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

کشمیر گول میز کانفرنس کی خلاف انصاف ہیئت ترکیبی

مسلمانوں کے لئے سابق وزیراعظم کی پیدا کردہ مشکلات

نئے وزیراعظم لفٹیننٹ کرنل ای جے ڈی کالون توجہ فرمائیں

سابق وزیراعظم کے بوئے ہوئے کانٹے

راجہ ہری کشن کول سابق وزیراعظم ریاست جموں و کشمیر اپنے متعصبانہ رویہ رعایا پروری اور انصاف پسندی سے عاری ہونے اور بے جا تشدد و جبر کے ذریعہ حکومت کرنے کے باعث چند ماہ سے زیادہ کشمیر ایسی ریاست کی وزارت اعلےٰ کے عہدہ پر بھی قائم نہ رہ سکے۔ اور بالآخر نہایت حسرت و افسوس کے ساتھ انہیں ریاست کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن اپنی مسلم کش ذہنیت اور نقصان رساں فطرت کی وجہ سے اس قدر خطرناک کانٹے بو گئے ہیں۔ کہ اگر موجودہ وزیراعظم لفٹیننٹ کرنل ای جے ڈی کالون نے اپنے تدبر اور دانشمندی سے ان کو صاف نہ کر دیا۔ دور اندیشی، و معاملہ فہمی سے کام لے کر ان کا نام و نشان نہ مٹا دیا۔ تو مسلمانان کشمیر کے لئے امن و چین کی زندگی حاصل ہونا محال ہے۔ اور خود ریاست بھی ان حالات میں سے ہرگز نہیں نکل سکے گی۔ جن میں اُس نے اپنے آپ کو راجہ ہری کشن کول ایسے متعصب مشیروں کے مشوروں پر عمل پیرا ہو کر ڈال رکھا ہے ؛

نہایت ضروری امر

اس اجمال کی تفصیل بہت لمبی ہے۔ اور اگر ضرورت پیش آئی تو اس کے ہر ایک گوشہ کو بے نقاب کر دیا جائے گا۔ اس وقت کول صاحب کی مہربانیوں کے سلسلہ میں جو امر نہایت پریشان کن اور تکلیف دہ رونما ہوا ہے۔ اُسے ہم حکومت ہند اور انصاف پسند پبلک کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ اور قبل از وقت وضاحت کے ساتھ یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس بارے میں سہل انگاری سے کام لیا گیا۔ اور جلد سے جلد اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی گئی تو اس کے نتائج راعی اور رعایا دونوں کے لئے نہایت تلخ رونما ہونگے۔ اور کوئی عجب نہیں۔ ریاست کو موجودہ حالات سے بھی بد تر حالات کا سامنا کرنا پڑے ؛

آئینی نظام کے متعلق غور کرنے والی کانفرنس

مسلمانان جموں و کشمیر کی چیخ و پکار۔ بے بسی اور مظلومیت کے دردناک مظاہرے کرنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر نے ۱۲۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ ریاست کے آئینی نظام پر غور کرنے اور اصلاحات جاری کرنے کے لئے تمام فرقوں کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ فی ذاتہٖ یہ تجویز نہایت دور اندیشانہ اور قابل تعریف تھی۔ اسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی اس پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور مہاراجہ صاحب بہادر کو مبارکباد دی تھی ؛

مسلمانوں کی نمائندگی

اگرچہ بعد کے واقعات اور ریاست کے طریق عمل نے بہت کچھ مایوسی پیدا کر دی۔ تاہم یہ خیال ضرور تھا کہ جب مہاراجہ بہادر یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ایک ایسی کانفرنس طلب کی جائے گی جس میں رعایا کے تمام فرقوں کے نمائندے شامل ہوں۔ تاکہ اس کانفرنس میں دستور اساسی میں اصلاحات کی ترویج کے بہترین و مناسب ترین ذرائع پر تبادلہ خیالات ہو سکے۔ اور اس تبادلہ خیالات کے نتائج کے موافق پورے غور اور پورے احکام کے لئے سفارشات مرتب کی جا سکیں۔ تو ضرور اس میں مسلمانوں کی نمائندگی کا معقول اور مناسب انتظام کیا جائے گا۔ اور اس بات کو مدنظر رکھا جائے گا۔ کہ چونکہ کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت محض مسلمانوں کی چیخ و پکار۔ اور بے چینی و بے اطمینانی کی وجہ سے محسوس کی گئی ہے اس لئے ان کی تسلی اور اطمینان کا بہتر سے بہتر انتظام ہونا چاہیئے ؛

کانفرنس کے نمائندے

لیکن حکومت کشمیر نے اس کانفرنس کے ممبروں کے متعلق حال میں جو اعلان کیا ہے۔ اسے دیکھ کر ہماری مایوسی کی کوئی حد نہیں رہی۔ کیونکہ اس میں گول میز کانفرنس کی ہیئت ترکیبی ایسی رکھی گئی ہے۔ جس میں مسلمانوں کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اول تو ریاست کی مسلمان رعایا کو بہت بڑی اکثریت رکھنے کے باوجود قلیل التعداد ہندوؤں کے مساوی نمائندے دیئے گئے ہیں۔ پھر اس پر ستم یہ کیا گیا ہے۔ کہ جہاں ہندو سرکاری و غیر سرکاری نمائندے اعلےٰ تعلیم یافتہ۔ تجربہ کار سیاست دان اور سیاسی داؤ پیچ سے واقف مقرر کئے گئے ہیں۔ وہاں چن چن کر ایسے مسلمانوں کو ممبر بنایا گیا ہے۔ جن کی سیاسی قابلیت تو رہی ایک طرف تعلیمی لحاظ سے بھی وہ بہت معمولی حالت میں ہیں۔ اور سیاسی معاملات کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں رکھتے۔ کجا یہ کہ سیاسی عقدوں کے حل کرنے میں اپنی قوم کے لئے کارآمد اور مفید خدمات سرانجام دے سکیں ؛

مسلمان نمائندے

چنانچہ سوائے دو ممبروں کے جنہیں شاید اسی موقعہ کے لئے رکھا گیا ہے۔ کہ جب مسلمانوں میں مسلمان نمائندوں کے خلاف شور پیدا ہو۔ اور وہ بے اعتمادی کا اظہار کریں۔ تو انہیں کہدیا جائے۔ کہ دیکھو ہم نے تو خواجہ غلام محمد اشائی۔ اور چودہری غلام عباس ایسے اصحاب کو بھی منتخب کیا ہے۔ باقی سارے کے سارے ممبر ایسے ہیں۔ جو سیاسی معاملات کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے۔ یا مسلمانوں کے مقابلہ میں ریاست کے کارندے کہلانے کی وجہ سے یا تعلیم کی کمی کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کے حقوق اور مطالبات کو ان کی وجہ سے سخت نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب انسپکٹر آف سکولز جو مسلمانوں کے سرکاری نمائندہ قرار دیئے گئے ہیں۔ وہ عربی کے ایم۔ اے ہیں۔ اور محض دیرینہ ملازم ہونے کے سبب اور مسلمانوں کے اس شور و غوغا پر کہ ایک انسپکٹر آف سکولز مسلمان ہونا چاہیئے۔ انہیں انسپکٹری کا عہدہ دیا گیا۔ ورنہ انہیں سیاسیات کا کوئی تجربہ نہیں علاوہ نہ انہیں کبھی ریاست کے سیاسی امور میں حصہ لینے یا ان سے واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ دوسرے ممبر راجہ فیروز خاں جاگیردار پر مسلمانان ریاست کو قطعاً اعتماد نہیں۔ وہ موجودہ تحریک کے سخت مخالف ہیں۔ اور ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر کے معتمد سمجھے جاتے ہیں۔ تیسرے ممبر ذیلدار صفدر میر صاحب ہیں۔ جن کی علمی قابلیت بہت معمولی بلکہ بے علمی تک پہونچی ہوئی ہے۔ یہی حالت چودہری کارمضان صاحب ذیلدار کی ہے۔ حکیم محمد علی صاحب شیعہ ایک غیر معروف شخص ہیں۔ جن کا ایک لڑکا ریاست میں کسی اچھی اسامی پر ملازم ہے ؛

ہندو ممبر

ظاہر ہے۔ کہ اس قابلیت اور اس درجہ کے اشخاص پر مسلمانوں

ریاست کو قطعاً اعتماد نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اپنے حقوق و مفاد کا تصفیہ ان کی رائے پر نہیں چھوڑ سکتے۔ ان کے مقابلہ میں ہندو ممبروں کو دیکھئے وہ ہر لحاظ سے قابل۔ تجربہ کار اور ہوشیار ہیں۔ مگر حکومت نے اپنے اعلان میں ان کی شخصیتوں پر اس سے پردہ ڈال دیا ہے۔ کہ پبلک دھوکہ میں رہے۔ فہرست میں ممبروں کے نام دیکھنے سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرکاری ممبر کے طور پر ایک ہندو اور ایک مسلمان لیا گیا ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کے مقابلہ میں دو قابل اور تجربہ کار ہندو ممبر تجویز کئے گئے ہیں۔ رائے بہادر پنڈت اننت رام بی۔ اے کو تو ہندو سرکاری ممبر بتایا ہی گیا ہے۔ جو نائب تحصیلداری سے ترقی پاتے ہوئے سیٹلمنٹ آفیسر۔ گورنر۔ ریونیو منسٹر۔ سیٹلمنٹ کمشنر اور حال ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ لیکن لالہ جگجیت لال صاحب جن کو فہرست میں کھتری ہندو" دکھایا گیا ہے۔ وہ گورنر جموں۔ سکرٹری ڈائرکٹر جنرل مردم شماری۔ سکرٹری گلانسی صاحب جبکہ وہ پہلے ریاست کی ملازمت میں تھے۔ سکرٹری نیشنل منسٹر۔ سٹر داتل رہ چکے ہیں۔ اور اب بھی گلانسی کمیشن میں بطور سیکرٹری کام کر رہے ہیں؛

ان کے علاوہ باقی ہندو ممبر بھی اعلےٰ قابلیت اور تجربہ رکھنے والے ہیں۔ چنانچہ پنڈت پریم ناتھ بی۔ اے ہیں۔ اور گلانسی کمیشن کے ممبر ہیں۔ سردار لدھا سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جموں کے ایک چوٹی کے بہت تجربہ کار وکیل ہیں۔ لالہ ٹھاکر داس صاحب ایک بہت پرانے وکیل ہیں۔ جو سب جج رہ چکے ہیں۔ اور جموں آریہ سماج کے پریذیڈنٹ ہیں۔ سمبھو ناتھ صاحب جینی کے پورے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ مگر وہ جینیوں کے منتخب کردہ نمائندہ ہیں۔ اس وجہ سے ان کی قابلیت میں بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔ غرضکہ جتنے ممبر ہندوؤں کی طرف سے لئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اعلےٰ قابلیت رکھنے والا اور ریاستی معاملات سے پورا پورا واقف ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں جن مسلمان ممبروں کو سابق وزیر اعظم راجہ ہری کشن صاحب کول نامزد کر گئے ہیں۔ ان کے انتخاب میں نہ صرف یہ کہ مسلم رائے عامہ کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔ بلکہ خاص طور پر اپنے مطلب کے آدمی لئے گئے ہیں۔ تا گول میز کانفرنس بھی مسلمانوں کے درد کا درماں ثابت نہ ہو سکے؛

وزیر اعظم صاحب سے گزارش

مسٹر کالون صاحب بہادر وزیر اعظم کے سامنے جب گول میز کانفرنس کی یہ ہیئت ترکیبی پیش کر کے اس بے انصافی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور ان سے درخواست کی گئی۔ کہ اس کا تدارک کریں تو معلوم ہوا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ اب وہ کیا کر سکتے ہیں جبکہ ان کے پیشرو وزیر اعظم صاحب سب کچھ کر گئے ہیں۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر ان کے پیشرو اس قابل ہوتے۔ کہ معاملاتِ کشمیر کو سلجھا سکتے۔ اور ان کی اختیار کردہ حکمت عملی کو جاری رکھنا مناسب ہوتا۔ تو انہیں ریاست سے رخصت کرنے کی ضرورت ہی نہ پیش آتی۔ ان سے وزارت اعلےٰ کی جگہ خالی کرانے اور مسٹر کالون صاحب بہادر کو یہ عہدہ جلیلہ تفویض کئے جانے کی وجہ ہی یہ ہے۔ کہ پہلے جو بھی غلط اور خلافِ انصاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس پر نئے وزیر اعظم صاحب اپنے تدبر اور انصاف پسندی سے خطِ تنسیخ کھینچ دیں۔ اور مسلمانوں کی دادرسی کریں۔ اس لحاظ سے گول میز کانفرنس کی ہیئت ترکیبی کی اصلاح کی طرف بھی انہیں جلد سے جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو سراسر بے انصافی پر مبنی ہے۔ اور مسلمانوں کے قابل اعتماد اور قابل نمائندے منتخب کرنے چاہئیں۔ اگر ایسا کرنے میں ان کے رستہ میں مشکلات حائل ہوں۔ تو گورنمنٹ ہند کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ جس کانفرنس کی ہیئت ترکیبی پر مسلمانوں کو اعتماد نہیں۔ اس کے فیصلے انہیں کس طرح مطمئن کر سکتے ہیں؛

زمینداروں کی مشکلات اور سود خوار ساہوکار

پنجاب کونسل میں وزیر زراعت کا یہ کہنا ان لوگوں کو بہت ناگوار گزرا ہے۔ جو بیٹھے بٹھائے سود در سود کے ذریعہ زمینداروں کا خون چوستے رہتے ہیں۔ کہ:-

"پنجاب کے زمینداروں پر ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کے قرضہ کا بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اور وقت آ گیا ہے۔ کہ اس کے ہلکا کرنے کے لئے غیر معمولی ذرائع اختیار کئے جائیں"

چنانچہ سود خواروں کا سب سے بڑا حامی "ملاپ" (۱۹۔ مارچ) لکھتا ہے۔

"اگر واقعی قرضہ کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے غیر معمولی ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تو ہم یہ تجویز کریں گے۔ کہ اس قرضہ کی ادائگی کا بوجھ ان پر ڈال دیا جائے۔ جو زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کی ڈونڈی پیٹ کر صرف غیر مسلم ساہوکاروں کو بدنام کرنے کے درپے رہتے ہیں"

ہمیں نہیں معلوم۔ "ملاپ" نے کن لوگوں کا ذکر کر کے قرضہ کی ادائگی کا بوجھ ان پر ڈال دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مسلمان کہلانے والا بھی ہندو ساہوکاروں کی طرح کسی مذہب و ملت کے کسانوں۔ اور زمینداروں کے لئے وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ تو وہ بھی اسی زمرہ میں شامل ہے جس میں غیر مسلم ساہوکار؛

پس سود خواروں کے متعلق مسلم اور غیر مسلم کی کوئی شرط نہیں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ حکومت ان کے پنجۂ ستم سے بیچارے زمینداروں۔ اور دوسرے پیشہ ور لوگوں کو آزاد کرانے کے لئے خاص ذرائع اختیار کرے جیسا کہ اس نے اعلان بھی کیا ہے۔

"ملاپ" کے مندرجہ بالا الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ زمینداروں کی اقتصادی مشکلات اور قرضہ کے بار کے نیچے دبے ہونے کو وہ درست نہیں سمجھتا۔ اسی لئے اپنی لغو اور ناقابل فہم تجویز" اگر" کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔ حالانکہ زمینداروں کی مشکلات اور ان کے قرض کا بوجھ اس حد کو پہونچ چکا ہے۔ کہ کوئی اندھا بھی انکار نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ خود "ملاپ" نے بھی اسی پرچہ میں حکومت کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے:-

"سب سے پہلے کسانوں سے پوچھ لو۔ کہ حالت بہتر ہو رہی ہے یا بُری۔ پنجاب کونسل میں۔ اسمبلی میں کٹر سے کٹر سرکار پرستوں نے بھی یہ باتیں کہی ہیں۔ کہ کسان اور زمیندار نازک صورت میں ہیں۔ اور وہ بڑی مشکل سے مالیہ ادا کر رہے ہیں۔ اس بات کو خود گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے مالیہ اور آبیانہ میں بھاری تخفیف کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اگر کسانوں اور زمینداروں کی حالت اچھی ہوتی۔ تو مالیہ میں معافی دینے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی"

تعجب ہے۔ کہ جو بات ایک موقعہ پر "ملاپ" نہ صرف خود تسلیم کر رہا ہے۔ بلکہ حکومت سے بھی تسلیم کرا رہا ہے۔ اس کا دوسرے موقعہ پر انکار کرنے کی جرأت کر رہا ہے؛

اسلامی پردہ اور ایک ہندو خاتون

اسلامی پردہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ عورت کا جسم اور اس کی زیبائش غیر محرم مردوں پر ظاہر نہ ہو۔ تاکہ انسانی سوسائٹی ان گندے اور فتنہ و شر کا موجب بننے والے افعال سے محفوظ رہے۔ جو عورتوں مردوں کے بے محابہ خلا ملا کا لازمی نتیجہ ہیں۔ لیکن آوارگی پسند یا حالاتِ زمانہ سے ناواقف لوگ اسلامی پردہ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے اور اسے عورتوں کے لئے مضر اور نقصان رساں بتاتے ہیں:-

دلائل کے ذریعہ ان اعتراضات کے جوابات بارہا دیئے جا چکے ہیں آج ہم ایک تعلیم یافتہ ہندو خاتون کے خیالات پیش کرتے ہیں مسز جگن ناتھ ھما۔ کھنہ دہلی رسالہ گرہستی میں عورتوں کی بے شرمی اور بے حیائی کے مظاہروں کا ذکر کرتی ہوئی لکھتی ہیں:-

"ایک وہ بھی وقت تھا جبکہ عورتیں سوائے اپنی دو آنکھوں کے جسم کا کوئی بھی دوسرا حصہ غیر مردوں کے روبرو نہیں ظاہر کرتی تھیں۔ مگر اب سر کے بال۔ تمام چہرہ۔ گردن اور چھاتی بالکل عریاں ہوتے ہیں"

یہ حصے کس ڈھنگ اور کس طریق سے عریاں کئے جاتے ہیں۔ اس کا نقشہ بھی خاتون مذکور نے کھینچا ہے۔ لیکن ہم اس الفاظ کے نقشہ کو بھی پیش کرنا اپنے ناظرین کے لئے ناگوار سمجھتے ہیں۔ اور اس سے قطع نظر کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس ہندو دیوی نے حسرت کے ساتھ جس گزرے ہوئے وقت کا ذکر کیا۔ اور اس وقت کی عورت کو جس لباس میں بیان کیا ہے وہ اسلامی پردہ کا ہی لباس ہے؛

پھر لکھا ہے:- "عورتوں کو سنگار کرنا چاہیئے۔ مگر صرف اپنے خاوند کی موجودگی میں گھر کے اندر اور خاوند کی مسرت کے خیال سے۔ بازاروں میں غیر مردوں کی موجودگی میں اس قسم کے فیشنوں سے بھلا کیا فائدہ۔ یہ کہاں کی شرافت اور کہاں کا اخلاق ہے۔ یہ عام شکایت ہے کہ گھروں کے اندر تو عورتوں کو میلے کچیلے کپڑوں میں رہنے کی عادت ہے۔ اور اپنے خاوندوں کی خوشی اور مسرت کا انہیں کوئی خیال نہیں ہوتا۔ لیکن جب وہ بازار میں نکلتی ہیں۔ تو خوب زیبائش

احمدیت کے متعلق مضمون

مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مماثلت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت محمدیہ کو مسیح موعود کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ وہ تمہارا امام ہوگا۔ جو تم میں سے ہی ہوگا۔

غلطی

غلطی سے مسلمانوں نے اس حدیث کے لفظ نزول اور ابن مریم سے یہ سمجھ لیا۔ کہ امت محمدیہ کی رہنمائی کے لئے وہی مسیح آئیگا۔ جو امت موسویہ میں آیا تھا۔ اور وہ آسمان سے اتریگا۔ اس کے لئے انہیں حضرت مسیح کے زندہ ہونے اور آسمان پر جانے کا عقیدہ اختیار کرنا پڑا حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نزول اور ابن مریم کے الفاظ استعمال فرمائے تھے۔ تو امامکم منکم فرما کر یہ بھی بتا دیا تھا۔ کہ وہ آسمان سے نہیں اتریگا۔ بلکہ تمہارے اندر سے ہی پیدا ہوگا اور تم میں سے ہی ہوکر تمہاری امامت کے فرائض سرانجام دیگا۔

بہرحال مسلمانوں کو غلطی لگی۔ اور وہ خطرناک طور پر اس دھوکا میں گرفتار ہوگئے لیکن تعجب ہے۔ اب جبکہ زمانہ ترقی کر گیا۔ علوم نے اوہام باطلہ کے وساوس کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور مسلمانوں نے بیسود انتظار کر کے دیکھ لیا۔ کہ ان کا مسیح آسمان سے نہیں اترا پھر بھی یہ خیال ان کے دلوں میں مرکوز ہے۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے اتریگا۔

لفظ نزول کا حقیقی مفہوم

یہ غلط راہ اختیار کرنے میں سب سے پہلی غلطی مسلمانوں کو نزول کے لفظ سے لگی۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ اس سے مراد حضرت مسیح کا آسمان سے اترنا ہے۔ حالانکہ نزول کے معنی آسمان سے اترنا سمجھنا علوم عربیہ سے صریح طور پر ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج خدا نے تمہارے لئے آٹھ قسم کے چوپائے اتارے۔ مگر کبھی کسی نے دیکھا ہے کہ کوئی چوپایہ آسمان سے اترا۔ پھر کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مویشی تمہاری ضروریات کے لئے پیدا فرمائے۔

ایک اور جگہ آتا ہے۔ انزلنا الحدید۔ ہم نے لوہا اتارا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ لوہا آسمان سے اترتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انزلنا علیکم لباساً۔ ہم نے تمہارے لئے لباس اتارا۔ حالانکہ سب جانتے ہیں۔ لباس آسمان سے نہیں اترتا۔ بلکہ لوگ خود بناتے ہیں ان آیات کے علاوہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو بھی اللہ تعالیٰ نے آسمانی نزول قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات اللہ ہم نے تمہاری طرف ایک یاد دلانے والا رسول اتارا۔ جو تمہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ کون نہیں جانتا رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم حضرت عبداللہ کے گھر حضرت آمنہ کے شکم مبارک سے مکہ میں پیدا ہوئے۔ مگر باایں ہمہ آپ کے لئے نزول کا لفظ استعمال ہوا ان اشلۂ قرآنیہ سے ظاہر ہے۔ کہ نزول کے لفظ سے یہ مراد لینا کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے ہی اتریں گے سخت غلطی ہے۔ احادیث میں بھی کئی جگہ نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً آتا ہے ان النبی نزل تحت الشجرۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے۔ مگر کوئی نہیں کہتا۔ کہ اس نزول سے نزول من السماء مراد ہو۔ اسی طرح کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم کے متعلق بوجہ نزول کے لفظ کے یہ سمجھنا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے قطعاً درست نہیں۔

ابن مریم نام رکھنے کی وجہ

دوسرا لفظ حدیث میں ابن مریم آتا ہے۔ اس سے بھی یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ وہی مسیح مراد ہیں۔ جو حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے بطن سے تولد ہوئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرأۃ فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ وکانت من القانتین (سورۃ التحریم ع۲) میں بیان فرمادیا ہے۔ کہ مومنوں کا ایک درجہ مریمی صفات سے متصف ہونا بھی ہے۔ اور مریمیت کے درجہ کے بعد اللہ تعالیٰ جب ان میں اپنی روح نفخ کرتا ہے، تو وہ دوسرے روحانی درجہ میں تولد ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کا نام ابن مریم ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بھی عام طریق ہے۔ کہ کمال مشابہت کی وجہ سے ایک کو دوسرے کا نام دیدیا جاتا ہے۔ سخاوت کی وجہ سے کسی کو حاتم اور بہادری کی وجہ سے بعض کو رستم کہدیا جاتا ہے۔ یا کسی کو شیر سے تشبیہ دیدی جاتی ہے۔ مگر کوئی نہیں سمجھتا۔ کہ اس سے مراد وہی حاتم وہی رستم یا سچ مچ کا شیر ہے۔ قرآن مجید سے بھی اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذ فرقنا بکم البحر۔ ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا۔ حالانکہ یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بنی اسرائیل سے نہیں گزرا تھا۔ بلکہ آپ سے کئی صدیاں پہلے ہو چکا تھا۔ مگر چونکہ ان لوگوں میں سب اپنے باپ دادا کے اوصاف موجود تھے۔ اس لئے انہیں کم سے خطاب کیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مسیح موعود کو ابن مریم کہہ کر پکارا۔ تو دراصل آپ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ مسیح موسوی اور مسیح محمدی ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اور کمال مشابہت کی وجہ سے ایک پر دوسرے کا نام اطلاق پا سکتا ہے۔

ایک اور حکمت

ابن مریم نام رکھنے کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کو یہود کی حالت سے تشبیہ دی ہے۔ اور جب مسلمان اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے یہود کہلائے۔ تو ان کی اصلاح کے لئے آنے والے کو آپ نے ابن مریم قرار دیا۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مردم نااہل گویندم کہ چوں عیسیٰ شدی
بشنو از من ایں جواب شاں کہ اے قوم حسود
چوں شما را شد یہود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسیٰ مرا کرد است از بہر یہود
ورنہ از روئے حقیقت تخم ایشاں نیستید
نیز ہم من ابن مریم نیستم اندر وجود
گر نبودندے شما مارا نبودے ہم اثر
از شما شد ہم ظہورم پس زنہ غافل چہ سود

ہمارا ایمان ہے۔ کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی مسیح موعود ہیں جن کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دی۔ آپ ہی وہ ہیں۔ جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال مشابہت کی بنا پر ابن مریم کہا۔ چنانچہ وہ مشابہتیں جو مسیح موسوی اور آپ میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بعض کا اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے۔

مشابہتیں

سب سے پہلی مشابہت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسیح ناصری میں ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسیح ناصری بنی اسرائیل کے لئے موعود نبی تھے۔ اور مسیح محمدی امت محمدیہ کے لئے موعود نبی ہیں۔ مسیح ناصری کے وقت یہود کی سلطنت اس ملک سے جاتی رہی تھی۔ اور مسیح محمدی کے وقت اسلامی سلطنت ہندوستان سے ... چکی تھی۔ اور جسطرح مسیح ناصری کے وقت غیر ملکی رومی سلطنت تھی۔ اسی طرح اس زمانہ میں انگریزی سلطنت ہے۔ یہود کے اس وقت بہت سے فرقے ہو چکے تھے اور ہر فرقہ دوسرے کو خارج از مذہب قرار دیتا تھا۔ اسی طرح مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہو چکے اور ان میں بھی کفر و تکفیر تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ پھر پہلے مسیح نے بھی جہاد کو منسوخ کیا۔ اور صلح کا شہزادہ کہلایا۔ اسی

طرح دوسرے مسیح نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول یضع الحرب کے مطابق فرمایا۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

پھر جب حضرت مسیح ناصری کو مخالفین نے دکھ دیئے اور ان کی اذیتوں سے عرش الہٰی کو جنبش ہوئی۔ تو اس وقت ان میں مری پھیلی۔ زلازل آئے۔ قحط نے آگھیرا۔ اور مختلف قسم کے مصائب سے لوگ ہلاک ہونے لگے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف بھی طاعون اور زلازل وغیرہ کا شکار ہوئے پھر جس طرح پہلے مسیح کو باغی بنا کر عدالت میں پیش کیا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بغاوت کے الزام لگائے گئے۔ اور آپ پر قتل کا مقدمہ چلایا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو بری کر دیا اور مخالفین کو ان کی تمام تدابیر میں خائب و خاسر رکھا۔ جس طرح مسیح ناصری کو پیلاطوس نے کہا تھا۔ کہ میں تجھ میں کوئی قصور نہیں دیکھتا۔ اسی طرح پیلاطوس ثانی یعنی کپتان ڈگلس نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا۔ کہ میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگاتا اور نہایت عزت کے ساتھ آپ کو بری کیا۔

پھر جس طرح پہلے مسیح پر کفر کے فتوے لگے۔ اور فقیہوں اور فریسیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو برا بھلا کہا۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی مولویوں نے کفر کے فتوے لگائے۔ اور آپ کو بھی نعوذ باللہ ضال۔ اکفر۔ دجال۔ اور مفتری قرار دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں ؎

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے

پھر جس طرح حضرت مسیح ناصری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے۔ اسی طرح مسیح محمدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ہدایت خلق کے لئے مبعوث ہوئے۔ جس طرح پہلا مسیح شریعت موسوی کا تابع تھا۔ اسی طرح مسیح ثانی بھی شریعت محمدی کا تابع ہے۔ اور آپ نے اسی متابعت تامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ؎

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

مسیح ناصری کے وقت ایک ستارہ نکلا تھا۔ جسے دیکھ کر مجوسی مشرق سے یہ کہتے ہوئے آئے تھے۔ کہ یہ مولود یہودیوں کا بادشاہ ہوگا کیونکہ ہم نے مشرق سے فلاں ستارہ چڑھتے دیکھا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ذوالسنین ستارے کا طلوع کیا۔ حدیثوں میں بھی اس کی خبر دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود کی صداقت

یہ اور دیگر ایسی ہی مشابہتیں اس امر کو واضح کر رہی ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیحیت بالکل راست ہے۔ کیونکہ یہ تو ممکن ہے۔ کہ ایک شخص جھوٹے طور پر مسیحیت یا نبوت کا دعویٰ کرے مگر یہ ممکن نہیں۔ کہ اس کے لئے زمین و آسمان گواہی دینے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور سابقہ علامتیں اور نشانات اس کے لئے پورے ہوں اور اگر کسی شخص کے لئے آسمان بھی گواہی دیتا ہے۔ اور زمین بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انہوں نے دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

آسماں بارد نشان الوقت مے گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من چوں بیقرار

تو اس امر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ کہ مدعی اپنے دعویٰ میں صادق اور راستباز ہے ❊

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

انبیاء علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ اپنے غیب کی خبریں بکثرت ظاہر کرتا ہے۔ اس مرتبہ میں ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب سے افضل ہے آپ پر جو اظہار غیب کیا گیا۔ اور جن عظیم الشان پیشگوئیوں پر وہ مشتمل ہے۔ وہ ایک مسلمان کے لئے قیامت تک راہنمائی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں قارئین کرام کے لئے ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔ جو یہ ہے ❊

رسول کریم کی حدیث

عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی۔ فقلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر۔ فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر۔ قال نعم۔ قلت وھل بعد ھذا الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن۔ قلت وما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر۔ قلت فھل بعد ذالک الخیر من شر قال نعم۔ دعاۃ الیٰ ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا فقال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا۔ قلت یا رسول اللہ فما تامرنی ان ادرکنی ذالک۔ قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم۔ قلت فان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام۔ قال فاعتزل تلک الفرق کلھا۔ ولو ان تعض باصل شجرۃ۔ حتیٰ یدرکک الموت وانت علیٰ ذالک (بخاری قصۃ اسلام ابو ذر و قصۃ زمزم)

ترجمہ

حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں۔ دوسرے لوگ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتوں کی بابت پوچھتے تھے۔ مگر میں آپ سے شر کی باتوں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا۔ صرف اس خوف سے کہ مجھے کہیں شر نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ میں نے ایک دن پوچھا۔ یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ کہ اللہ نے ہمیں یہ خیر یعنی اسلام عطا فرمایا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر تو شر نہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں میں نے عرض کی۔ کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ مگر اس میں کچھ کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کی کدورت کیسے ہوگی؟ فرمایا کچھ لوگ ہونگے جو میرے طریقے کے خلاف ہدایت کرینگے۔ کچھ باتیں تم ان کی اچھی پاؤ گے اور کچھ بری۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے جو انکی بات مان لیگا۔ اس کو وہ جہنم میں ڈال دینگے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں ان لوگوں کی حقیقت بیان فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے۔ اور ہماری ہی زبان میں گفتگو کریں گے۔ میں نے عرض کی۔ اگر مجھے یہ زمانہ ملے۔ تو آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے عرض کی۔ اگر ان کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو؟ آپ نے فرمایا پھر تم ان تمام فرقوں سے جدا ہو جانا۔ اور کسی درخت کی جڑ کو دانت سے پکڑ لینا یہاں تک کہ تمہیں۔ اس حالت پر موت آجائے ❊

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے علاوہ حضور کی اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں۔ جن میں پایا جاتا ہے۔ کہ قرون اولیٰ کے کچھ عرصہ بعد مسلمانوں میں تفرقہ شروع ہو جائیگا۔ اور کئی فرقے بن جائیں گے۔ اور ہر طرف شر ہی شر ہوگا۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور پر نور کا ایک بروز کامل ظاہر ہوگا جس کا آنا خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ اور اسلام اپنی پہلی بنیاد پر نئے سرے سے قائم کیا جائیگا۔ لیکن جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیر کے ساتھ راوی کے پوچھنے کے بغیر ہی فرمایا۔ فیہ دخن۔ اس خیر میں کچھ کدورت سی نکل آئیگی یعنی ایک گروہ ایسا پیدا ہو جائیگا۔ جو حضور کے طریق کے خلاف ہدایت کریگا۔ جنکی بعض باتیں اچھی بھی ہونگی۔ لیکن بعض بری بھی۔

ہم دیکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اور اس بروز کامل (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بعثت اسی طرح موجب خیر ہے جس طرح اس کے متعلق خبر دی گئی۔ اس خیر میں (بموجب فرمان نبوی) حضرت مسیح موعود کی وفات کے چھ سال بعد ایک کدورت پیدا ہوئی۔ یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے اپنی ایک علیحدہ انجمن اشاعت اسلام نام رکھ کر بنا لی یہ گروہ یعنی غیر مبائعین میں بعض باتیں اچھی بھی ہیں۔ اور بعض بری بھی۔ مثلاً مسئلہ خلافت کے وہ منکر ہیں۔ جس پر جمہور اسلام کا اتفاق ہے۔ ایسے ہی حضرت مسیح موعود کی نبوت وغیرہ۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ کہا ہے ❊ مذکورہ الاحادیث میں راوی کے سوال پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اس خیر کے بعد پھر شر یہ ہوگا کہ کچھ لوگ جو ہماری قوم میں سے ہوں گے۔ اور ہماری زبان بولیں گے یعنی مسلمان ہونگے۔ اور عرب و عجم کے بڑے بڑے علماء ہوں گے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلائیں گے جو ان کو قبول کریگا۔ وہ دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ آنحضرت صلعم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ اس خیر کے بعد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد تمام عرب و عجم کے علماء اشد مخالفت پر اتر آئے۔ اور لوگوں کو اپنی طرف بلانے لگے

تمدن اسلام

اسلام اور بدنی صفائی

اسلام کی خصوصیت

اسلام دنیا میں سب سے پہلا مذہب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے رسول ہیں۔ جنہوں نے اپنے متبعین کے لئے روحانی پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ ساتھ جسمانی صفائی اور نظافت کی بھی تاکید فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ ظاہری صفائی اور پاکیزگی کا اثر انسان کی روح پر ہوتا ہے۔ اس بارہ میں دیگر مذاہب کی تعلیمات اور ان کے اثرات اس قدر مشہور عام اور زبان زد خلائق ہیں۔ کہ مزید وضاحت کی قطعاً کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ آج بھی غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں کی حالت پر اگر غور کیا جائے۔ جو بزعم خود قرب الٰہی کے متلاشی اور روحانی منازل طے کر رہے ہیں۔ تو معلوم ہوگا کہ ان کے نزدیک اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ انسان اپنے جسم کو جس قدر بھی ممکن ہو غلیظ اور گندہ رکھے۔ اسے طرح طرح کی سختیوں کا تختہ مشق بنائے حتیٰ کہ بعض اعضاء کو ناکارہ اور معطل کر دے۔ اور خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اور عطا کردہ نعماء کو اپنے اوپر حرام کرے۔

اسلام کا پیش کردہ نظریہ

لیکن اسلام نے ایک نہایت دلآویز نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان کو حلال اور طیب کمائی سے جائز طریق پر دنیوی آسائشوں اور نعماء سے متمتع ہونا چاہیئے۔ جب توفیق عمدہ کھانے استعمال کرے۔ عمدہ لباس پہنے جسمانی صفائی اور قواعد حفظان صحت کا خیال رکھے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

جسم اور لباس کی صفائی

قرآن پاک میں جسم اور لباس کو صاف رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر یعنی اپنے کپڑوں کو پاک کرو اور ناپاکی اور گندگی کو دور کرو۔ پھر فرمایا۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جن کے دل خدا تعالیٰ کی طرف جھکے ہوتے۔ اور پھر ساتھ ہی وہ جسمانی صفائی کے بھی پابند ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس

احادیث سے جہاں تک پتہ چلتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ فضول تکلفات اور اظہار جاہ سے طبعاً نفور تھے۔ تاہم اپنی امت کی راہنمائی کے لئے اور اسے صحیح اصول بتانے کے لئے بعض اوقات بیش قیمت اور خوشنما لباس بھی زیب تن فرماتے۔ لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس جب حروریہ کے پاس بطور سفیر گئے۔ تو اعلیٰ درجہ کا یمنی لباس پہنے ہوئے تھے حروریہ نے اس پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہتر سے بہتر کپڑوں میں دیکھا ہے۔ پھر لباس اگر قیمتی نہ بھی ہوتا۔ تو صاف ستھرا ضرور رکھتے آپ کبھی غلیظ اور میلے کپڑوں میں نہیں دیکھے گئے سفید کپڑا آپ کو بہت پسند تھا۔

ایک موقعہ پر ایک شخص خراب اور میلے کچیلے کپڑے پہن کر آپکی مجلس میں آیا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا تمہیں کچھ مقدور ہے۔ اس نے کہا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے نعمت دی ہے۔ تو شکل وصورت سے بھی اس کا اظہار ہونا چاہیئے۔ یعنی صاحب استطاعت انسان کو اس طرح گندہ نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ حسب حیثیت اچھا لباس پہننا چاہیئے۔ اسی طرح ایک اور شخص غلیظ لباس پہنکر حاضر ہوا۔ تو فرمایا۔ اگر اور کچھ نہیں۔ تو کیا تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ انہیں دھو کر ہی صاف کر لیا کرو۔

غسل اور دانتوں آنکھوں بالوں وغیرہ کی صفائی

غسل اور صاف کپڑے پہننے کے احکام خصوصاً اجتماعات کے موقعہ پر ایسا کرنے کی تاکید بھی اسلام کی صفائی پسندی کی ایک دلیل ہے۔ اسی طرح آج طبی تحقیقاتیں ثابت کر رہی ہیں۔ کہ دانتوں کی صفائی انسانی صحت کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ بلکہ جدید نظریہ تو یہ ہے۔ کہ انسان کی اکثر اعصابی امراض کا منبع دانتوں کی خرابی ہوتی ہے۔ لیکن دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے اپنے ماننے والوں کو اس تھیوری سے آگاہ کر کے دانتوں کی صفائی کا اشارتاً بھی ذکر کیا ہو لیکن شارع اسلام نے خدائے حکیم سے عطا کردہ بصیرت کی بناء پر ارشاد فرمایا۔ لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک قبل کل صلوٰۃ یعنی اگر مجھے اپنی امت پر بوجھ کا احساس نہ ہوتا۔ تو اسے ہر نماز سے قبل مسواک کا حکم دیتا۔ خود آپکا اپنا معمول یہی تھا حتیٰ کہ نماز تہجد سے قبل بھی مسواک فرماتے تھے۔ پھر لکھا ہے سوتے وقت آپ آنکھوں میں سرمہ بھی ضرور لگاتے تھے۔ جو بصارت کو قائم رکھنے کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ پھر آپ نے بالوں کو بھی پریشان رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد کتاب اللباس میں ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص کے بال پریشان دیکھکر فرمایا۔ کیا تجھ سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ بالوں کو درست کر لے۔ آپ دوسرے تیسرے دن تیل ڈالنے کے عادی تھے۔ اور بالوں میں کنگھی بھی فرمایا کرتے تھے۔

خوشبو سے محبت اور بدبو سے تنفر

رسول کریم صلعم نے خوشبو کے استعمال کی تاکید فرمائی ہے اور آپ خود خوشبو کا اس قدر استعمال کرتے۔ کہ جس گلی کوچہ سے گزرتے وہ معطر ہو جاتا۔ ایک خاص قسم کا عطر جسے عربی میں مُشکہ کہتے ہیں۔ ہمیشہ آپ کے استعمال میں رہتا۔ کوئی شخص اگر خوشبو ہدیۃً بھیجتا۔ تو آپ بہت خوش ہوتے۔ اور کبھی رد نہ فرماتے۔ آپ نے فرمایا۔ حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب والنساء وقرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یعنی دنیا میں سے مجھے خوشبو۔ عورت اور نماز پسند ہے۔ بدبودار اشیاء کے استعمال سے آپ کا تنفر اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کی تاکید کا ذکر بھی اس جگہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپکو خود لہسن۔ پیاز۔ مولی وغیرہ اشیاء سے نفرت تھی حتیٰ کہ آپ نے حکم فرمایا۔ کہ کوئی شخص یہ چیزیں استعمال کر کے مسجد میں نہ آئے۔ بخاری میں ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص پیاز لہسن وغیرہ کھائے، تو ہمارے پاس نہ آئے۔ اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ حضرت عمر نے اپنے زمانہ خلافت میں ایک بار فرمایا تھا۔ کہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا ہے اگر کوئی شخص پیاز لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آتا۔ تو آپ حکم دیتے۔ کہ اسے مسجد سے نکال کر بقیع پہنچا دیا جائے۔ مساجد میں اور خصوصاً اجتماعات کے موقعہ پر آپ نے خوشبودار اشیاء جلانے کی ہدایت فرمائی ہے۔

پبلک مقامات پر صفائی

اس کے علاوہ آپ نے مکانات اور پبلک مقامات کی صفائی وغیرہ پر بھی خاص طور پر زور دیا ہے۔ اہل عرب چونکہ تہذیب وتمدن سے ناآشنائے محض تھے۔ اس لئے مسجد کی دیواروں یا فرش پر تھوک دیتے۔ آپ اس حرکت کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اور ایسے دھبوں کو چھڑی وغیرہ کی نوک سے کھرچ کر مٹا دیتے۔ ایک بار آپ نے مسجد کی دیوار پر ایسا دھبہ پڑا دیکھا تو غصہ کی وجہ سے رخ انور سرخ ہو گیا۔ اس پر ایک انصاری عورت نے اسے مٹایا۔ اور وہاں خوشبو لگا دی۔ تو آپ بہت خوش ہوئے۔ اور اظہار خوشنودی فرمایا۔ اسی طرح ایک بار آپ نے مسجد میں تھوک وغیرہ کے نشانات دیکھے تو انہیں کھجور کی ٹہنی سے مٹایا۔ اور غصہ کے لہجہ میں فرمایا۔ کیا تم پسند کرو گے کہ کوئی شخص تمہارے سامنے آ کر تمہارے منہ پر تھوک دے۔ جب انسان نماز پڑھتا ہے۔ تو خدا اس کے سامنے اور فرشتے دائیں جانب ہوتے ہیں۔ ایک بار ایک صحابی نے جو امامت کرا رہے تھے نماز میں ہی تھوک دیا۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ اس شخص کو پھر نہ امام بنایا جائے۔ اس شخص نے آپ سے تصدیق کرانی چاہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں میں نے ایسا کہا ہے کیونکہ تم نے خدا اور پیغمبر کو اذیت پہنچائی ہے۔

راستوں کی صفائی

اہل عرب میں یہ بھی عادت تھی۔ کہ راستہ میں سایہ دار جگہ پر بول و براز کر دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے سخت ناپسند فرماتے۔ احادیث میں کثرت کے ساتھ اس قسم کی روایات ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ نے ان لوگوں پر جو راستہ میں یا درختوں کے سایہ میں بول و براز کرتے ہیں۔ لعنت کی ہے۔

غلاظت پیشاب سے بچنے کی تاکید

اسی طرح ان لوگوں میں پیشاب کے بعد کپڑوں کو بچانے کا خیال تک نہ تھا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بغیر استنجا وغیرہ کے نہ صرف کپڑوں کے بلکہ بدن کے بھی ناپاک ہونیکا امکان رہتا ہے۔ اس لئے آپ نے اس سے بھی سختی کیساتھ روکا حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ راستہ میں جا رہے تھے۔ کہ دو قبریں نظر آئیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان میں سے ایک کو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے کپڑے کو پیشاب سے آلودہ ہونے سے نہیں بچاتا تھا۔

غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفاست اور نظافت پسندی اور گند و غلاظت سے تنفر کو کہاں تک بیان کیا جائے۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے جس میں سے بعض موٹی موٹی باتیں پیش کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ میں صفائی کو مقدم رکھا۔ اور نظافت

نظارتوں کے اعلانات

قابلِ توجہ موصیان

اکثر موصیوں کی طرف سے ابھی تک اعلان وصیت کی رقم داخل خزانہ نہیں ہوئی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد چندہ شرح اول اور چندہ اعلان وصیت بھیج دیں۔ چونکہ آج کل وصایا کے اعلان اخبار الفضل اور اخبار فاروق میں ایک ماہ سے شائع ہو رہے ہیں۔ جن موصیوں نے اعلان وصیت کی رقوم ابھی تک نہیں بھیجیں۔ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء کے اندر اندر بھیج دیں۔ تاکہ سلسلہ اشاعت وصایا اخبار الفضل اور فاروق میں ترتیب وار جاری رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کو دو اخباروں میں شائع کرانا ضروری قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ضمیمہ الوصیۃ صفحہ ۴ جہاں لکھا ہے۔

”ہر ایک صاحب جو رسالہ الوصیت کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہو گا۔ کہ وہ ایسا اقرار کم از کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں۔ اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہو گا۔ کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اس کو شائع کر دیں“

یاد رہے۔ ایک وصیت دو اخباروں میں شائع کرانے کی اجرت صرف ۱۲/ ہے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

ضلع لدھیانہ کی تبلیغی تنظیم

حسب ذیل کارکنوں کا انتخاب منظور کیا جاتا ہے۔ جلد کام شروع کر دیا جائے۔ اور کام کے متعلق ماہوار رپورٹ نائب مہتمم صاحب تبلیغ ارسال فرمایا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۶ مارچ کو زیر صدارت مولوی محمد حسین صاحب مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ پٹیالہ و لدھیانہ تبلیغی تنظیم کے لئے دارالبیعت محلہ جدید لدھیانہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل عہدہ داران مقرر کئے گئے۔

نائب مہتمم تبلیغ سعد اللہ شاہ لدھیانہ

سید محمد حسین شاہ صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل جگراؤں

سید منظور حسین شاہ صاحب انسپکٹر تبلیغ تحصیل سمرالہ

مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تبلیغ لدھیانہ

مذکورہ بالا تحصیلوں کے چار حلقے بنائے گئے۔ حلقہ نمبر ۱

چک لوہٹ کے سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد اسماعیل صاحب مقرر ہوئے۔ جو بہلول پور۔ شیر پور۔ فتح گڑھ دبیسر و رتی پور۔ کاہنا پور وغیرہ میں تبلیغ کرانے کے ذمہ دار ہونگے

حلقہ نمبر ۲ غوث گڑھ میں حکیم عبدالرحمٰن صاحب سکرٹری تبلیغ مقرر ہوئے۔ جو جیات پور۔ ہمبو وال۔ سرپان۔ لکھو چک مہدی پور۔ چکی وغیرہ دیہات میں تبلیغ کے ذمہ دار ہونگے

حلقہ نمبر ۳ جہمٹ کے سکرٹری تبلیغ مستری غلام محمد صاحب مقرر ہوئے۔ جو باڑی وال۔ نور پور۔ مہتراں کے تمام علاقہ میں تبلیغ کے ذمہ دار ہونگے۔

حلقہ نمبر ۴ طود جس کے انصار اللہ سکرٹری تبلیغ تا حال مقرر نہیں ہوئے

احباب سے ضروری التماس

نظارت تالیف و تصنیف کی لائبریری میں ایسی کتابوں۔ رسالوں۔ ٹریکٹوں۔ اشتہاروں۔ اور اخبارات کے جمع کرنے کی ضرورت ہے جو اس وقت تک سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کی طرف سے سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ وقتاً فوقتاً شائع ہوں۔ اور اس کام کے لئے مختلف مقامات کے احباب کی امداد کی ضرورت ہے تمام احباب ان تمام تحریروں کو تلاش کرنے کی کوشش فرماویں۔ جو ان کے علاقہ میں کسی مخالف کی طرف سے اس وقت تک شائع ہو چکی ہیں۔ اکثر بڑے بڑے مخالف مر چکے ہیں۔ ان کی پرانی تحریروں کو جو سلسلہ احمدیہ کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسا ہی جو تحریریں آئندہ شائع ہوں۔ ان کو بھی حاصل کیا جائے۔ اور ان سب کو لائبریری تالیف و تصنیف میں بھیجا جائے۔ بعض مقامات میں سکرٹری تالیف تصنیف منتخب ہو چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے۔ کہ وہ اس کام کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرماویں۔ ان کے علاوہ ہر ایک احمدی کی خدمت میں بھی یہی درخواست ہے کہ مخالفوں کے لٹریچر کے جمع کرنے میں صیغہ ہذا کی امداد فرمائے اور کوئی ایسی کتاب یا ٹریکٹ یا اشتہار مخالفین کا نہ ہو۔ جو لائبریری قادیان میں موجود نہ ہو۔ اس کام کے لئے احباب کی پوری اور متواتر کوشش کی ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے جو کتابیں اسلام کے خلاف کسی زبان میں لکھی گئی ہوں۔ ان کو بھی حاصل کرکے لائبریری ہذا میں بھیجنے کی کوشش فرمائی جائے۔

اگر کوئی صاحب لائبریری تالیف و تصنیف کے لئے کوئی مفید کتاب عطا فرمائیں۔ تو وہ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ مجلس مشاورت پر آنے والے احباب اپنے علاقہ سے اس قسم کی کتب فراہم کراکر ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ ناظر تالیف و تصنیف

ضلع سیالکوٹ کے نائب مہتمم تبلیغ

چونکہ چوہدری محمد حسین صاحب پنشنر نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ نے بوجہ بیماری ۳ ماہ کی رخصت لی ہے۔ اس لئے ان کی جگہ بطور قائم مقام چوہدری فضل احمد صاحب سیالکوٹ کام کر رہے ہیں۔ ضلع سیالکوٹ کے تمام تبلیغی عہدیدار اور احباب جماعت ان کے ساتھ تعاون کرکے ان کی ہدایات کے ماتحت کام کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

خریداران الفضل جن کا چندہ ختم ہے

جن خریداران الفضل کا چندہ اخبار ۱۵ مارچ سے ۱۵ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ ان کے نام اور نمبر ہائے خریداری ہیں مہربانی فرماکر آئندہ کے لئے پیشگی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا مجلس مشاورت (جو ۲۵ مارچ سے منعقد ہو گی) کے موقعہ پر ہمراہ لاکر دستی داخل کریں خود نہ آنا ہو تو کسی نمائندہ مجلس کے ہاتھ بھجوا دیں تاکہ ۵/ زائد نہ دینے پڑیں ورنہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں وی پی کر دئے جائیں گے۔ اور انکاری کرنے والوں کا پرچہ تا وصولی چندہ امانت رہیگا۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام	نمبر خریداری	نام
۹۰۱۵	ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب	۹۱۱۸	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۹۰۱۶	حکیم شیخ محمد صاحب	۹۱۲۲	سعد اللہ خان صاحب
۹۰۱۷	حوالدار مظفر خان صاحب	۹۱۳۱	حکیم عطاء اللہ صاحب
۹۰۲۱	عبدالعزیز خان صاحب	۹۱۳۲	بی بی رمضان صاحبہ
۹۰۲۴	منشی نورالدین صاحب	۹۱۳۵	حکیم عبدالکریم صاحب
۹۰۲۶	ایم عبدالغنی صاحب	۹۱۳۷	ولی احمد جان صاحب
۹۰۲۸	چوہدری محمد الدین صاحب	۹۱۳۹	میاں نذر محمد صاحب
۹۰۹۷	مولوی عبدالباقی صاحب	۹۱۴۰	محمد امین صاحب
۹۰۹۸	غلام محی الدین صاحب	۹۱۴۲	مستری نجم الدین صاحب
۹۱۰۰	ملک محمد افضل خان صاحب	۹۱۴۷	احمد ڈار صاحب
۹۱۰۱	مولوی عبدالماجد صاحب	۹۱۵۰	کرم الدین صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب	۹۱۶۰	محمد اقبال شاہ صاحب
۹۱۰۵	ماسٹر وریام خان صاحب	۹۱۶۳	سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۰۶	ملک تاج الدین صاحب	۹۱۶۶	شیخ عبدالغنی صاحب
۹۱۰۷	شیخ مشتاق احمد صاحب	۹۱۸۳	چوہدری عنایت اللہ صاحب
۹۱۱۰	محمد لطیف صاحب	۹۲۱۲	ایم اے سبحان صاحب
۹۱۱۲	منشی ولایت علی صاحب		
۹۱۱۳	محمد علی صاحب		

جموں و کشمیر کے حالات

مسلمانوں کا وفد وزیر اعظم کشمیر کی خدمت میں

۱۵ مارچ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کا ایک وفد مسٹر کالون وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس نے گول میز کانفرنس کے متعلق مسلمانان کشمیر کا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے ظاہر کیا۔ کہ جب تک مسلمانوں کو کانفرنس مذکور میں پوری پوری نمائندگی حاصل نہ ہو گی اور جملہ سیاسی قیدی رہا نہ کئے جائیں گے مسلمان کانفرنس مذکور پر کسی قسم کا اعتماد نہیں رکھتے۔ جس کے جواب میں وزیر اعظم نے فرمایا۔ کہ آپ کی شکایات پر غور ہو رہا ہے۔ دو چار یوم تک آپ کو تسلی بخش جواب دیا جائیگا۔ (نامہ نگار)

کشمیر میں خالص سکھ اور ڈوگرہ پلٹین

جموں ۱۲ مارچ گزشتہ دنوں میں جب مسلم نمائندے وزیر اعظم مسٹر کالون کی خدمت میں گئے۔ تو انہوں نے دوران گفتگو میں وزیر صاحب موصوف کی توجہ جدید خالص ڈوگرہ سکھ پلٹنوں کی طرف منعطف کرائی۔ جس پر صاحب موصوف نے ازراہ انصاف فرمایا تھا۔ کہ میں نے اس معاملہ کو نوٹ کر لیا ہے۔ اور میرے عہد میں ہرگز ایسی بے انصافی عمل میں نہ آئیگی لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ راجا صاحب ہری کشن کول کی سکیم کے مطابق پلٹن مذکور کی بھرتی کے تمام انتظام جدید وزیر اعظم کی بے خبری میں پایہ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ اور ڈوگرہ ہندوؤں کو بھرتی کرنے والا ایک رکروٹنگ افسر پٹھانکوٹ اور کانگڑاہ کی طرف بھرتی کے لئے جا چکا ہے۔ دوسرا سکھ رکروٹنگ افسر بھی امروز فردا میں بھرتی کے لئے باہر جانے والا ہے۔ ہم وزیر صاحب کی توجہ ایک بار پھر اس بے حد اہم معاملے کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ کہ جس صورت میں کشمیر کی اکثر مسلم آبادی خدمات جنگ میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے اور ریاستی ہزارہا مسلمان انگریزی علاقہ میں فوجی خدمات بجا لاتے ہیں۔ انہیں اپنی ریاست میں فوجی خدمات سے محروم رکھنا کہاں کا انصاف ہے۔ (نامہ نگار)

مسلمانان تھکیالہ کی حالت زار

تھکیالہ پڑاوہ پونچھ کے متعلق دردانگیز واقعات کی بنا پر ہم نے ایک مولوی فاضل صاحب کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ کہ بچشم خود وہاں کے حالات کا مطالعہ کرکے رپورٹ کریں۔ مولوی صاحب موصوف شب و روز پیدل سفر کے ذریعے جنگلات اور پہاڑوں کو طے کرتے ہوئے بمشکل مقام مذکور پر پہنچے۔ اور وہاں ہر ایک گاؤں میں جاکر اور حالات کا مطالعہ کرکے انہوں نے مندرجہ ذیل حلفیہ بیان دیا ہے۔

اکثر مقامات پر ملٹری اور پولیس ہندوؤں کی حفاظت کے لئے متعین ہے۔ ان لوگوں نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ انسپکٹر پولیس مقامی ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر ہر قسم کا تشدد روا رکھے ہوئے ہے۔ لوگ اپنی زندگی سے تنگ آکر جنگلوں میں پناہ گزیں ہیں۔ اور بہت سختی کے ساتھ علاقہ انگریزی کی پولیس اور فوج کو متعین کرانے کی خواہش رکھتے ہیں۔

سردار فتح محمد صاحب جن کے متعلق ہندو اخبارات نے شور مچایا تھا کہ وہ پونچھ کا راجہ بن گیا اس جگہ کے رہنے والے ہیں آپ ایک خوش خلق اور مہذب نوجوان ہیں۔ آپ نے دوران فساد میں ہندوؤں کو بہت امداد دی۔ اور انہی کے قریب ہندوؤں نے ان کے حق میں افسروں کے سامنے بیان دیا۔ لیکن باوجود اس کے ہندو افسر صرف ان کے رسوخ اور اقتدار کی وجہ سے جو ان کو لوگوں کی خدمت گزاری کی وجہ سے حاصل ہے۔ ان کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک محسن کے خلاف شہادت دیں۔ راجہ صاحب پونچھ کو ہم مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ توجہ فرمائیں۔ سردار صاحب کے والد کو بلا وجہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مسلمان تو مسلمان اہل ہنود بھی حکام کے پاس درخواستیں دے رہے ہیں۔ کہ سردار فتح محمد صاحب کے والد سردار فیروز خاں بالکل بے گناہ ہیں ان کو رہا کیا جائے۔ (نامہ نگار)

پنجاب کے سرکردہ اصحاب سے مشورہ

تحصیل میرپور کی خستہ و زبون حالت میں روز بروز اضافہ پاکر راقم الحروف اور مولوی عبد اللہ صاحب پنجاب کے سرکردہ اصحاب کے ساتھ مشورہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ ایک دن لاہور دفتر مجلس احرار میں قیام کیا۔ ان کو موجودہ پرخطر حالات سے آگاہ کیا۔ وہاں سے دوسرے دن ہم دہلی روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے خواجہ حسن نظامی صاحب سے ملاقات کی۔ آپ کے متعلق جو کچھ سنا تھا۔ اس سے بڑھ کر پایا۔ نہایت غور سے ہماری مشکلات کو سنا اور ہمیں پوری تسلی دی۔ کہ انشاء اللہ آپ کی مشکلات اور تکالیف دور ہو جائیں گی۔ صدر صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی جو ان دنوں دہلی میں ہی تھے۔ خواجہ صاحب نے ہمیں ان سے ملنے کے لئے بھیجا۔ تقریباً ۱½ گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ صدر صاحب موصوف بہت خلیق انسان ہیں۔ گفتگو سے عیاں تھا۔ کہ آپ کے دل میں اسلام کی تڑپ اور درد کا دریا موجزن ہے۔ آپ نے ہمیں نہایت قیمتی مشورے دئے۔ اور وعدہ کیا۔ کہ میں آپ لوگوں کی تکالیف دور کرنے میں انتہائی کوشش کروں گا۔ آپ بالکل تسلی رکھیں۔ ہم نے بھی صدر صاحب موصوف کو یقین دلایا۔ کہ اگر آپ کوئی باعزت سمجھوتہ ریاست سے کریں گے۔ تو ہم اس تجویز کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ خاکسار عبد الکریم فاضل دیوبند

مسلمانان تھکیالہ پڑاوہ کے مسلمانوں کا جلسہ

۸ مارچ کو تقریباً چھ ہزار تھکیالہ پڑاوہ کے مسلمان بلاوجہ گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ہر ایک نے اپنے بازو پر سیاہ ماتمی نشان لگا رکھے تھے۔ اور مجمع میں متعدد سیاہ جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

۱۔ ہم مسلمان تحصیل مینڈھر گورمکھ سنگھ تحصیلدار اور بڑو سنت رام سب جج کے جابرانہ رویہ کے متعلق جو انہوں نے مسلمانوں کے لئے روا رکھا ہوا ہے۔ سخت صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور حکومت سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان افسروں سے مظلوم مسلمانوں کو ان کے ظلم و ستم سے نجات دلائے۔

۲۔ ہم مسلمانان تحصیل مینڈھر باتفاق رائے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے وہی مطالبات ہیں۔ جو کہ ہمارے مسلم لیڈران نے پیش کئے ہیں۔ (نامہ نگار)

مسلمانان ریاست کو قانونی امداد کی ضرورت

ہندو ساہوکاروں نے پولیس میں جھوٹی رپورٹیں درج کراکر مسلمانوں کو گرفتار کرانا شروع کرا دیا ہے۔ اور اس وقت تک بہت سے ایسے مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن کے پاس سے کسی قسم کا مال مسروقہ برآمد نہیں ہوا۔ ریاست میں مسلمان وکلاء کا وجود کالعدم ہونے کے باعث اکثر لوگوں نے مختارناموں پر دستخط کئے وانگوٹھے لگائے ہیں۔ جس میں انہوں نے چیف جسٹس ہائی کورٹ سے انصاف کے نام پر اپیل کی ہے۔ کہ چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل و چوہدری محمد یوسف خان صاحب وکیل کو ہمارے مقدمات کی پیروی کی اجازت دی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ چیف جسٹس صاحب کبھی یہ پسند نہ کریں گے۔ کہ مظلوموں کی طرف سے کوئی وکیل پیش نہ ہو۔ (نامہ نگار)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے طبی امداد

کوٹلی کے زخمیوں کے علاج و معالجہ کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ایک قابل ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور کمپونڈر بھیجا۔ جنہوں نے سارا پہاڑی علاقہ پیدل طے کیا۔ ان کا بیان ہے کہ کوٹلی شہر کے نزدیک جس قدر مسلمانوں کے گاؤں ہیں۔ سب خالی پڑے ہیں۔ لوگ ڈوگرہ فوج سے خوفزدہ ہوکر جنگلوں میں مقیم ہیں۔ ان کی دردناک حالت کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر صاحب سے

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے؟

رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی شہور دوا بہراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیز بہراپن کان بہنے۔ اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سی چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ عہ جن صاحبان کو اطمینان نہ ہو۔ وہ خود یہاں تشریف لا کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے بکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:۔

کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو پی

وصیت نمبر ۳۵۶۲

میں خواجہ عبید اللہ ولد خواجہ ثناء اللہ صاحب کشمیری۔ اور دیسر عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۰۵ء کٹڑہ جمیل سنگھ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

ایک دکان پختہ مالیتی تخمیناً / ۶۰۰۰ روپے

ایک مکان رہائشی / ۵۰۰۰ نقد / - ۲/۲۷۴۴ روپے

لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ اسوقت ۱۸۲ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی میں کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد۔ عبید اللہ بقلم خود

گواہ شد۔ عبد الرحمن سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول۔ ملتان

گواہ شد۔ بہاول شاہ سکرٹری وصایا امرتسر

عمدہ چیز اور نادر موقعہ

ہماری ست سلاجیت ہندوستان میں کافی شہرت پا چکی ہے جس کی عمدگی پر علاوہ کئی اطباء کرام حکیم اجمل خان مرحوم اور حکیم عبد الواحد زبدۃ الحکماء سرحدی سرٹیفکیٹیں دے چکے ہیں۔ اس سے حب مقوی بلیب ۸۰ فی صدی امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۵ آنہ کے ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت۔ قیمت ایک سیر کے لئے پانچ روپیہ۔ پتہ

جمیل احمد منیجر کارخانہ جڑی بوٹی بالاکوٹ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد

انبالہ کی نفیس و مضبوط دریاں

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب کرام انبالہ کی مضبوط دریاں خاکسار سے ملاحظہ فرما کر خرید سکتے ہیں:۔

محمد ایوب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر)

مالک احمدیہ فرنیچر ہاؤس قادیان

حب اٹھرا اکسیر

رجسٹرڈ

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا مولوی نور الدین صاحب طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گود بھری بے مثیل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جنکو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم ۹ تولہ منگوانے پر ۱۰ تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف:۔

المشتہر منتظم جماعت اسلامیہ عبد اللہ الحسن الصحت قادیان

آپکے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس انبالہ کیا فرماتے ہیں" واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا کو ایسے دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے۔ کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اسکو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے تو اس کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا۔ اس کے منہ سے سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی۔

قیمت عہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں

فہد برادرز

(الف) شملہ

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

نمونہ کی گانٹھ ملتی یکصد و دو صد ۲۵ روپیہ

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے تھوڑے سرمایہ والے اصحاب اور پردہ نشین مستورات نہایت آسانی سے یہ تجارت کر سکتی ہیں۔ موسم بہار اور موسم گرما کے مناسب حال کٹ پیس یکصد روپیہ یا دو صد روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر آزمائش کریں۔ ولایت کی سربند گانٹھیں چار صد سے آٹھ صد اور ہزار روپیہ تک کی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھوں میں موسم کے مطابق مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔ جلد گانٹھیں منگوائیں۔ اور تجارت کر کے فائدہ اٹھائیں مفصل لسٹ طلب کریں۔ خط لکھتے وقت اخبار ہذا کا حوالہ ضرور دیں:۔

امیریکن کمرشل کمپنی بمبئی ۱۱

(گورنمنٹ سے رجسٹرڈ شدہ)

پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو مندرجہ ذیل کتابوں پر آخری مارچ تک ۲/ فی روپیہ رعایت دیجائیگی - اگر دوست مجلس مشاورت پر آنیوالوں کے ذریعہ منگوائیں گے تو انہیں محصولڈاک بھی بچ جائیگا -

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اپنی جان نثار جماعت کو ہدایات

"دیکھو"

"اس زمانہ میں شیطان اپنے زور اور پوری قوت سے اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے اس لئے جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائیگا اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے - چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ جہاں اسے پاؤں میں ڈالوں - اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ یہ داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں - اسلئے ہماری شیطان کے ساتھ جنگ ہے اور ہم اس کے مقابلہ کیلئے میدان جنگ میں نکلے ہیں - لیکن اگر نہتے اور بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کسقدر خطرہ کا مقام ہے پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ **تلوار حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں ہیں** - دراصل تو قرآن کریم ہی تلوار ہے مگر چونکہ وہ بھی قرآن کریم ہی کی تفسیر ہیں - اس لئے وہ بھی تلوار کا ہی کام دیتی ہیں تو قرآن کریم پڑھو - اور اسکے سمجھنے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کو خوب یاد کرو - یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جسکو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائیگا - کسی دشمن کو اسی وقت حملہ آور ہونیکی جرأت ہوتی ہے جبکہ وہ دوسرے کو نہتا اور کمزور دیکھتا ہو لیکن جب اسے معلوم ہو کہ میرا مقابل نہ صرف قوی اور بہادر ہے بلکہ اس کے ہاتھ میں نہایت مضبوط تلوار بھی ہے تو پھر وہ حملہ آور ہونیکی کبھی جرأت نہیں کر سکتا آپ لوگ خدا کے فضل سے بہادر تو ہیں اور دین کیلئے جان تک دینے کیلئے تیار ہیں لیکن صرف بہادری سے ہی کام نہیں چلتا جبتک آپ لوگوں کے ہاتھوں میں زبردست ہتھیار نہ ہوں - پس ان ہتھیاروں کو حاصل کرنیکی کوشش کرو - جب ان کو حاصل کر لوگے تو پھر کوئی دشمن تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا - شیطان ایک نہایت بزدل اور ڈرپوک ہستی ہے - اور اس کے ہتھیار بالکل کند اور زنگ خوردہ ہیں - وہ ہرگز تمہارے سامنے آنے کی جرأت نہیں کریگا بلکہ دور سے دیکھ کر ہی بھاگ جائیگا -"

امید ہے کہ دوست اپنے آقائے نامدار کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان ہتھیاروں (کتابوں) کو خریدینگے جو مجلس مشاورت کے موقعہ پر اصل قیمت سے بھی کم پڑینگے اور دستی منگوانے پر محصولڈاک بھی بچ جائے گا -

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- براہین احمدیہ چہار حصہ — ۸/ ...
- سرمہ چشم آریہ — عہ/
- شحنۂ حق — ۸/
- آئینہ کمالات اسلام — ہے/
- آسمانی فیصلہ — ۳/
- برکات الدعا — ۳/
- حجۃ الاسلام — ۲/
- سچائی کا اظہار — ۱/
- شہادت القرآن — ۱۰/
- نور الحق ہر دو حصہ — ۱۴/
- انوار الاسلام — ۴/
- منن الرحمٰن — ۱۲/
- ضیاء الحق — ۴/
- نور القرآن ہر دو حصہ — ۹/
- انجام آتھم
- کشتی نوح — ۶/
- ایک غلطی کا ازالہ — ۰/
- اعجاز احمدی — ۶/
- تحفہ قیصریہ — ۲/
- سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب — ۰۳/
- فریاد درد — ۸/
- نجم الہدیٰ — ۱/
- ضرورۃ الامام — ۴/
- راز حقیقت — ۰۲/
- ایام الصلح اردو — عہ/
- ایام الصلح فارسی — ۸/
- ستارہ قیصریہ — ۱/
- تحفہ غزنویہ — ۰۴/
- لجۃ النور — ۶/
- اربعین کامل — ۱۲/
- خطبہ الہامیہ — عہ/
- دافع البلاء — ۰۲/
- نزول المسیح — ۱۲/
- تحفہ ندوہ ریویو بر مباحثہ بٹالوی
- رد چکڑالوی — ۲/
- ستارتن دہرم — ۰۳/
- تذکرۃ الشہادتین
- لیکچر سیالکوٹ — ۸/
- براہین احمدیہ حصہ پنجم — ۱/
- چشمہ مسیحی — ۴/
- تجلیات الٰہیہ — ۰۲/
- قادیان کے آریہ اور ہم — عہ/
- حقیقۃ الوحی — ۸/
- چشمہ معرفت — ۱/
- لیکچر لاہور / برکاتی تقریریں — ۰۴/
- درّ مکنون فارسی — ۶/
- تقریر جلسہ دعا — ۱۲/
- تقریریں — عہ/
- درثمین فارسی — ۰۲/
- مجموعہ اشتہارات ۶ حصے — ۱۲/

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

- ردّ تناسخ — ۰/
- ابطال الوہیت مسیح — ۱/
- فصل الخطاب — ۱۲/
- تصدیق براہین احمدیہ — ۰۴/
- نور الدین — ۸/

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

- منصب خلافت — ۱/
- برکات خلافت — ۳/
- انوار خلافت — صہ/
- حق الیقین — ۸/
- منہاج الطالبین — ۳/
- لیکچر شملہ — عہ/
- تقدیر الٰہی — ۳/
- عرفان الٰہی — ۳/
- ملائکۃ اللہ — ۱۲/
- نجات
- تحفۃ الملوک — ۱۲/
- حقیقۃ النبوۃ — ۳/
- ترک موالات — ۳/
- احمدیت حقیقی اسلام — ۸/
- دعوۃ الامیر اردو — ۹/
- دعوۃ الامیر فارسی — عہ/
- ہستی باری تعالیٰ
- نماز انگریزی — ۱/
- دنیا کا محسن — ۴/
- حضرت مسیح موعود کے کارنامے — ۱۲/
- تحفہ لارڈ ارون — ۱۰/

تصانیف حضرت میرزا بشیر احمد صاحب

- سیرت خاتم النبیین حصہ اول — ۱۰/
- سیرت خاتم النبیین حصہ دوم — ۱۰/
- سیرت المہدی — ۱۳/
- ہمارا خدا — ۱۲/

متفرق تصانیف

- فقہ احمدیہ — ۸/
- اسلام اور قتل مرتد — عہ/
- بہائی مذہب کی حقیقت — ۱۰/
- اسباق القرآن سہ حصہ — عہ/
- تواریخ مسجد فضل لنڈن — ۱۲/
- جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات — ۷
- ہماری نماز — ۴
- ہندو راج کے منصوبے حصہ اول — ۶
- ہندو راج کے منصوبے حصہ دوم — ۶
- مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج — ۵

انگریزی لٹریچر

- پارہ اول — / تحفۃ الملوک — ۱۲/
- احمد سوانح — ۸/ احمدیت انگریزی
- جواب پمفلٹ — / تعلیم المسیح
- سیرۃ مسیح موعود — عہ/ تحفہ لارڈ اردن — ۸/
- تحفہ پرنس آف ویلز

نوٹ - مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو دوست آنیوالے ہیں ان کے ذریعہ مطلوبہ کتابیں منگوانے سے محصولڈاک بچ جائیگا - امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے -

ملنے کا پتہ :- مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کونسل میں ایک ممبر نے تحریک پیش کی۔ کہ فنانشل کمشنروں کی اسامیوں میں تخفیف کردی جائے۔ لیکن یہ تحریک ۲۴ اور ۲۵ آرا کے تناسب سے نامنظور ہو گئی۔

پنجاب گورنمنٹ کی تخفیف کی تجاویز اور عدم گنجائش کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سال سول سروس کی ایگزیکٹو برانچ کا امتحان مقابلہ نہیں ہوگا۔ نیز حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال کوئی نیا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نہ رکھا جائے۔

گذشتہ نومبر کے فسادات جموں کے متعلق مڈلٹن رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگر حکام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کرتے۔ تو حالات قابو سے باہر نہ ہوتے۔ صرف مسلمانوں کو ہی مورد الزام ٹھیرانا ناانصافی ہے کیونکہ ہندوؤں نے مسلح رضاکاروں کے جلوس شہر میں نکال کر جذبات میں تلخی پیدا کی۔ فسادات کی ذمہ واری حکام کی بے تدبیری پر ہے۔ محکمہ پولیس کی حالت خراب ہے۔ ضرورت ہے کہ اسے دوبارہ منظم کیا جائے۔ فساد کے موقعہ پر فوج فوراً بھیج گئی۔ اور اس نے مسلمانوں کو منتشر کر دیا۔ لیکن ہندوؤں سے کوئی تعرض نہ کیا نیز انہوں نے اکے دکے مسلمانوں پر جتھے بنا کر حملے شروع کر دئے۔ مسلمانوں کی دوکانوں کو فوج کی موجودگی میں لوٹا گیا۔ ہندو مسلمانوں کو تباہ کر رہے تھے۔ لیکن فوجی سپاہی پاس کھڑے دیکھ رہے تھے۔ آخیر میں لکھا ہے کہ رعایا کی تکلیفات کی پوری طرح تحقیقات کر کے ان کے ازالہ کی فوری کوشش ضروری ہے۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ طے پایا ہے کہ گورنر صوبہ سرحد ۱۸ اپریل کو اپنے عہدہ کا حلف لیں گے۔ اور ۲۰ اپریل کو وائسرائے کونسل کا افتتاح کریں گے۔ ٭

بمبئی ۱۶ مارچ۔ کانگرسی کارکنوں اور مسلمانوں کے تعلقات میں یہاں بہت کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ کیونکہ کانگرسیوں نے غلہ کے مسلمان تاجروں کو نوٹس دیا ہے کہ وہ غیر ملکی تاجروں سے غلہ کا لین دین نہ کریں۔ ورنہ ان کی دکانوں پر پکٹنگ کیا جائیگا۔ اس پر مقامی خلافت کمیٹی نے کانگرس کو زبردست انتباہ کیا ہے کہ اگر کانگرس کی احمقانہ تجویز پر عمل کیا گیا تو خلافت کمیٹی کے رضاکار مؤثر کارروائی کریں گے۔ اور اس صورت میں تمام ذمہ داری کانگرس پر عائد ہوگی۔

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ وزیر ہند نے اپنے قانونی مشیر سر جمیر کے عہدہ کی میعاد میں ۴ جون تک توسیع کر دی ہے۔

لاہور ۱۵ مارچ معلوم ہوا ہے لاہور کا ایگزیکٹو آفیسر نہ تو ہندو مقرر کیا جائیگا اور نہ مسلمان بلکہ یہ آسامی ایک انگریز کے سپرد کر دی جائیگی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکومت مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے انتخاب کا قریباً قریباً فیصلہ کر چکی ہے۔ اور چند روز کے اندر اندر اس کا اعلان ہونے والا ہے۔ ٭

بمبئی ۱۸ مارچ۔ ڈنکن روڈ پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں دونوں فریق نے لاٹھیوں سوڈا کی بوتلوں اور پتھروں سے کام لیا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ہندو لڑکا ایک مسلمان کی دوکان پر گیا اور پانی کا گلاس طلب کیا۔ سوء اتفاق سے گلاس اس کے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا۔ لڑکا وہاں سے بھاگ نکلا۔ دوکاندار کے ملازم نے تعاقب کیا۔ ادہر سے تین مسلمانوں نے اس لڑکے کو پکڑ لیا۔ اس پر ہندوؤں کو طیش آگیا اور لڑائی شروع ہو گئی پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی اور فساد روک لیا گیا۔ ٭

ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے ۳۱-۱۹۳۰ء کی تعلیمی حالت کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے اس سے ظاہر ہے کہ سال زیر رپورٹ میں تمام قسم کے علمی اداروں میں ۸۶ کا اضافہ ہوا ہے۔ اب کل تعداد ۱۵۵۰۲ تک پہنچ گئی ہے۔ تمام درسگاہوں میں جو نئے طلبہ داخل ہوئے ان کی وجہ سے کل تعداد میں ۲۴۶۵ طلبہ کا اضافہ ہوا۔ کل تعلیمی مصارف کے سلسلہ میں مبلغ ۱۳۶۷۲۰۵ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے اور اب میزان ۳۲۸۴۰۶۲۸ روپیہ کے قریب ہو گئی ہے۔ ٭

دہلی ۱۷ مارچ۔ ڈاکٹر انصاری جو دہلی جیل میں تھے۔ انہیں صحت کی خرابی کی وجہ سے دہلی سے لاہور سنٹرل جیل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ٭

لنڈن ۱۷ مارچ۔ چین و جاپان کے تنازعہ کیلئے جمعیت اقوام کی کوششیں کامیاب ہو گئی ہیں چہار شنبہ کو موسیو پال بانکور نے بیان کیا کہ مجھے مسٹر سٹیو جاپانی مندوب نے اطلاع دی ہے کہ شنگھائی میں جاپانی اور چینی نمائندوں کے درمیان جنگ کو مستقل طور پر بند کرنے کے متعلق عارضی تصفیہ ہو گیا ہے۔ مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت جاپان نے شنگھائی میں ہدایات بھیجی ہیں اور جمعیتہ اقوام کی قرارداد کو اصولی طور پر منظور کر لیا ہے۔ اور تفصیلی انتظامات کا تصفیہ فوجی حکام پر چھوڑ دیا ہے۔ سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ چینی افواج تصفیہ ہونے تک اپنی موجودہ جگہ پر رہیں اور جاپانی افواج بین الاقوامی نو آبادی کے حدود کے اندر تک واپس ہو جائیں۔

سیالکوٹ ۱۷ مارچ۔ غلام محمد منوخ کے مقدمہ کا جو زیر دفعہ ۱۰۷ اسید نثار قطب صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا تھا۔ فیصلہ ہو گیا۔ ایک سال کے لئے دو ہزار روپیہ کی نیک چلنی کی ضمانت طلب کی گئی۔ جو داخل نہ کرنے پر ایک سال قید کی سزا دی گئی۔ ٭

لاہور ۱۹ مارچ۔ آج صبح بیگم صاحبہ مولانا محمد علی مسلم یوتھ لیگ کے اجلاس میں اسلامی پرچم کے لہرانے کی رسم ادا کرنے کے لئے لاہور تشریف لائیں۔ آپ کے استقبال کے لئے ہزارہا مسلمان سٹیشن پر موجود تھے۔ آپ سیاہ برقعہ میں ملبوس تھیں۔ آج شام کو آل انڈیا مسلم یوتھ لیگ کے صدر منتخب سیٹھ عبد اللہ ہارون صاحب تشریف لائے۔ آپ کے استقبال کے لئے سینکڑوں مسلمان سٹیشن پر پہنچے۔ تمام مسلم انجمنوں کے معزز ارکان بھی وہاں موجود تھے۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہندو اخبارات کے ایڈیٹروں پر ایک غلط خبر شائع کرنے پر مقدمہ زیر دفعہ ۲۵ ایمرجنسی پاور آرڈیننس اور زیر دفعہ ۵۰۵ ضابطہ فوجداری پیش ہوا۔ سرکاری وکیل نے عدالت سے کہا۔ کہ گورنمنٹ کے احکام موصول ہو چکے ہیں کہ ایڈیٹروں نے چونکہ معافی مانگ لی ہے۔ اس لئے جو مقدمات ان کے خلاف چل رہے ہیں واپس لے لئے جائیں۔ عدالت نے منظور کیا اور زیر دفعہ ۴۹۴ ضابطہ فوجداری سوائے مسٹر دت ایڈیٹر فری پریس کو واپس لے لیا۔ اور ملزموں کا رہا کیا گیا۔

مفتی کفایت اللہ صدر جمعیتہ العلمائے ہند کو ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ ٭

جمعہ کی صبح کو پولیس کے دو افسران مسٹر ایچ۔ جی رسل اور مسٹر کے۔ ڈی دگستاف موٹر کے ذریعہ لنڈن کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ لوگ کوئٹہ دزداب کے راستہ مشہد بغداد اور ترکی کا سفر کرکے بحرہ باسفورس پہنچیں گے اس کے بعد ریاست ہائے بلقان سے اور جرمنی کو عبور کرتے ہوئے لنڈن پہنچیں گے۔ یہ تمام سفر فورڈ موٹر کار میں کیا جائیگا۔ ٭

جموں ۱۹ مارچ:۔ ہز ہائی نس مہاراجہ کشمیر کی حکومت نے عوام کی اطلاع کے لئے اعلان شائع کیا ہے۔ کہ اب کشمیر کے حالات میں سکون پیدا ہو گیا ہے اور جو لوگ کشمیر آنا چاہیں۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف یا خطرہ کا اندیشہ نہیں کرنا چاہئے۔

لاہور ۱۸ مارچ۔ ۱۲ مارچ کی رات کو ۱۲ بجے کناری بازار میں لالہ کاہن چند بھگوان داس کی دوکان پر جو ڈاکہ پڑا تھا اس کے سلسلہ میں پولیس اس وقت تک تقریباً ایک درجن اشخاص کو گرفتار کر چکی ہے۔ گرفتار شدگان میں چند مقامی کالجوں کے طلبا کے علاوہ کچھ ایسے اشخاص بھی ہیں جو سوسائٹی میں اہم پوزیشن رکھتے ہیں۔ اسی ڈکیتی کے سلسلہ میں پولیس نے سردار دلاور سنگھ میر ...

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔